الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Ziaullah Khan**
Address :> **Lahore Pakistan**
Subject :> **KHULA**
Writer :> حنیف

Serial No :> **8535**
Fatwa No' :>
Date :> **5/29/2010**
Email :>

Dear Mufti Shoukat Sb
Asalamulikum : Can a women take khula before rukhsati based on wronge illigation Such , Husband is drinker , he has sexual conduct with women , he has beaten me (Which is totaly wronge) and she Cant proof it by presenting single witness , In this case Can khula take place , If not then what would be the Current Status of Khula as per Islami Sharia ?

Note : Khula taken by family court not islamic court :

Regard,s
Ziaullah Khan
Contact : +923002017728
Lahore Pakistan

محترم مفتی صاحب ، اسلام علیکم ، کیا ایک عورت کسی غلط بات کی بنیاد پر رخصتی سے پہلے خلع لے سکتی ہے مثلاً : شوہر شراب پیتا ہے ، دوسری عورتوں کے ساتھ ناجائز فعل کا ارتکاب کرتا ہے ، اور مجھے مارتا ہے (جو کہ بالکل غلط بات ہے) اور وہ اسے ثابت کرنے کوئی ایک گواہ بھی حاضر نہیں کر سکتی ہے ، اس صورت میں کیا خلع واقع ہو سکتی ہے ، اگر نہیں تو شریعت کے اعتبار سے اس خلع کا کیا حکم ہوگا ؟ نوٹ : خلع خاندان کورٹ سے لی گئی ہے نہ کہ اسلامی کورٹ سے - شکریہ ضیاء اللہ خان ، لاہور ، پاکستان

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ سے متعلق سائل نے ٹیلیفون پر بھی مزید وضاحت کی ہے کہ نکاح کے بعد رخصتی سے قبل بعض بے بنیاد الزامات کی بنیاد پر لڑکی نے کھاریاں کورٹ میں خلع کی ڈگری کے حصول کیلئے درخواست دی ، تیسری سمن پر میں کورٹ میں حاضر ہوا سارے الزامات کا جواب دیا ، اور ان کا بے بنیاد ہونا واضح کیا اور کورٹ نے خلع اور طلاق کا مطالبہ کیا جسے میں نے تسلیم کرنے سے انکار کیا اور خانہ آبادی کا مطالبہ اور درخواست کی ، میری اس بات کو وقعت دیئے بغیر کورٹ نے محض لڑکی کے بیان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خلع گرانٹ کر دی ۔

(جاری ہے)

پس صورتِ مسئولہ کا بیان اور سائل کی وضاحت اگر واقعۃً مطابقِ حقیقت ہو اس طور پر کہ سائل نے ابھی تک نہ تو طلاق دی ہو اور نہ ہی خلع کے مطالبہ کو تسلیم کیا ہو تو واضح ہو کہ خلع بھی دیگر عقودِ مالیہ کی طرح ایک عقد ہے جس میں فریقین کی باہمی رضامندی اور باقاعدہ ایجاب و قبول شرط ہے جو مذکورہ عقدِ خلع میں مفقود ہے اسلئے عقدِ خلع کی ڈگری جاری ہونے کے باوجود شرعاً ان دونوں کا عقدِ نکاح حسبِ سابق قائم ہے اور یہ دونوں اب بھی باہم میاں بیوی ہیں اور پھر جیسا کہ سائل نے بیان کیا کہ اب دونوں فریق اور خاندان کے لوگ بھی اس معاملے کا حل چاہتے ہیں تو یہ ایک اچھی بات ہے اور انہیں مل بیٹھکر باقاعدہ رخصتی کی ترتیب بنانی ہی مفید ہے۔

تاہم رخصتی اور باقاعدہ شادی کے بعد فریقین کا پرانی باتوں کو بنیاد بنا کر باہم اُلجھنیں اور جھگڑے پیدا کرنا قطعاً مناسب نہیں، دونوں پر لازم ہے کہ ان پرانی باتوں کو موضوعِ بحث بنانے سے احتراز کریں، اور موافقِ سُنت زندگی گزارنے کی فکر کریں۔

وفی احکام القرآن للجصاص: قال اصحابنا انهما لایجوز خلعها الا برضی الزوجین (الی قوله) وکیف یجوز للحکمین ان یخلعا بغیر رضاه ویخرجا المال عن ملکها اه (ج ۲ ص ۱۹۲-۹۳) —

وفی المبسوط: والخلع جائز عند السلطان وغیره لانه عقد یعتمد التراضی کسائر العقود (ج ۶ ص ۱۷۳) — والله تعالی اعلم بالصواب

محمد حنیف عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی
۲۴، جمادی الثانی ۱۴۳۱

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکر اللہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۴، جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
محمد سیف اللہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۴، جمادی الآخرۃ ۱۴۳۱ھ

دار الافتاء ۸۵۳۵ ۱۰/۶/۸

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

نائب رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

816110